پھولوں کا ہار

سلطان الادباء سید الفقہاء مفتی سید محمد علی صاحب قبلہ سلیمؔ رحمۃ اللہ علیہ

قطعہ

قسمت سے میں نے پایا ہے اک ایسا دلربا　　محبوب اس طرح کا کسی کو ملا نہیں
پوچھا جو میں نے اس سے کہ اے آفتابِ حُسن　　کیا تجھ سے اور خدا سے کوئی واسطہ نہیں
بولا! خدا کا ہاتھ ہوں! منھ ہوں!! زبان ہوں!!!　　میں نے کہا خدا ہو! تو کہنے لگا نہیں

قصیدہ

مرتضیٰؑ یا مرتضیٰؑ سو جاں سے میں تجھ پر نثار　　ہے تجھ ایسا کون بعد احمدؐ و پروردگار
قطرۂ باراں کا ہو جائے شمار آسان ہے　　پر نہیں ممکن شہا تیرے فضائل کا شمار
نازشِ الواح موسیٰ لوحِ پیشانی کا نور　　سرمۂ چشم ملک نعلین اطہر کا غبار
اللہ اللہ دوش ختم المرسلینؐ زیر قدم　　سایہ افگن سر پہ چترِ رحمتِ پروردگار
عرش پر کرسی ہے یا قرآن پر قرآن ہے　　یا سر قرآن بسم اللہ ہوئی ہے آشکار
لَو اُٹھی شمع حرم سے مہر سے پھوٹی کرن　　بیت معمور آیا کعبہ پر بصد عزو وقار
نور کا فوّارہ گلزارِ نبوت سے چلا　　گلشن فردوس میں جاکر گری جس کی پھُہار
شاخ امامت کی ہوئی نخلِ نبوت سے بلند　　ہاں نمو کرتا ہے یوں ہی جو شجر ہو ہونہار
آرزو مہرِ نبوت کو قدم بوسی کی تھی　　کیا کہوں ورنہ کہاں جاتا وہ پائے ذی وقار
لطف وَصلت کا اٹھائے ہاں شب ہجرت وہی　　سوئے فرشِ مصطفی پر جو شہہ عرش اقتدار
بستر عرش انتہا پر کوئی محوِ خواب ناز　　وادئ غربت میں کوئی رہ نورد کوئے یار
ہمکنار شاہد حق، کوئی فرش خواب پر　　کوئی لذتیابِ زخمِ خارِ راہِ کردگار
پائیں دو روحیں خدا سے پیکر اسلام نے　　اک مقامی ایک سیلانی روان وبرقرار
جب سے مجنوں عشق مژگاں میں ہوئی اس روز سے　　ہے شعاع مہر کا اب تک گریباں تار تار
پہلے تھا محوِ لقا پر جب سے تو غائب ہوا　　بن گیا اس روز سے خورشید چشم انتظار
مرحب جرّار سا نامی پہلواں جنگجو　　ایک ضربت میں کیا اس کو روانہ سوئے نار
یاں زمیں پر اس کو مارا واں فلک پر تھی پکار　　لا فتیٰ الاّ علیؑ لا سیف الاّ ذوالفقار
سامنے رکھے نظر کے یہ مرا گلزار نظم　　دیکھنا جو چاہتا ہو باغ جنت کی بہار
جمع ہیں سب طرح کے پھول اس میں بہر اشتمام　　نرگس ونسریں! صنوبر!! یاسمینِ عطر بار
حُب حیدرؑ مانگتے ہیں مہر میں جو اے سلیمؔ　　ڈال دو ان کے گلے میں یہ مرا پھولوں کا ہار